



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت کی طلاق کب معتبر ہوگی؟ اور طلاق کے مباح ہونے میں کیا حکمت پنہاں ہے؟

الحجاب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

عورت کی طلاق کب معتبر ہوگی جب اس کا خاوند اس کو اس حال میں طلاق دے کہ وہ عاقل اور مختار ہو اور اس میں وقوع طلاق کی رکاوٹیں مثلاً جنون نشہ وغیرہ نہ ہوں (یا) عورت ایسے طہر میں ہو جس میں مرد نے اس سے جماعت نہ کی ہو یا حاملہ یا حیض سے مایوس ہے لیکن جب مطلقہ حائضہ یا نفاس والی یا ایسے طہر میں ہوگی جس میں شوہر نے اس سے جماعت کی ہے اور وہ حاملہ اور آئندہ بھی نہیں ہے تو علماء کے اقوال میں سے صحیح قول کے مطابق عورت پر طلاق واقع نہیں ہوگی الا یہ کہ شرعی قاضی اس کے وقوع کا فیصلہ کر دے پس اگر وہ وقوع طلاق کا فیصلہ دے دے تو طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ اجتہادی مسائل میں قاضی کا فیصلہ اختلاف دور کرنے والا ہوتا ہے۔

ایسے ہی اگر شوہر مجنون ہو یا اس کو طلاق دینے پر مجبور کیا گیا ہو یا نشہ کی حالت میں ہو اگرچہ وہ اہل علم کے صحیح قول کے مطابق گناہ گار یا اس کو اتنا شدید غصہ آئے جو اس بات کی تائید کرتے ہوں کہ اس نے جوشدت غضب کا دعویٰ کیا ہے جس پر اس کی مطلقہ بیوی کی تصدیق یا کوئی اور معتبر اور واضح شہادت بھی موجود ہو۔ وہ دعویٰ صحیح ہے تو اس صورت میں مرد کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

1 [رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الضَّغِيرِ حَتَّى يَبْلُغَ الْحُثَّ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفْشِقَ] 1

"تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھایا گیا ہے بچے سے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے سونے والے سے حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے اور مجنون سے حتیٰ کہ اس کا جنون ختم ہو جائے۔"

اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے۔

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ... 1-6 ... سورة النحل

"جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے پس نے ایمان کے بعد سوائے اس کے جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔"

جو شخص کفر پر مجبور کیا جائے اس کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا۔ بشرطیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو جو طلاق پر مجبور کیا جائے اس کو بدرجہ اولیٰ طلاق دینے والا نہیں سمجھا جائے گا۔

بشرطیکہ اس کے طلاق دینے کا سبب صرف جبر اور اکراہ ہو۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے۔

1 [الطَّلَاقُ وَالْإِغْتِاقُ فِي الْغُلَاقِ] 2

"غصہ کی حالت کی طلاق اور آزادی کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔"

(اس کو احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح کہا ہے)

اہل علم کی ایک جماعت نے جس میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ "الانلاق" کی تفسیر "اکراہ اور شدید غصہ" سے فرمائی ہے خلیفہ راشد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل علم کی ایک جماعت نے قوی دیا کر نشہ باز آدمی کی طلاق واقع نہیں ہوتی جب نشہ نے اس کی عقل کو بدل دیا ہو اگرچہ وہ گناہگار ہے۔

رہی طلاق کے مباح ہونے کی حکمت تو یہ ایک واضح بات ہے کیونکہ بعض اوقات عورت مرد کے موافق اور مناسب نہیں ہوتی اور متعدد اسباب کی وجہ سے اکثر اس کو ناپسند کرتا ہے جیسے عقل کی کمزوری دین کی کمزوری اور بدتمیزی وغیرہ لہذا اللہ تعالیٰ نے اس کو طلاق دے کر اپنی زوجیت سے نکال دینے میں مرد کے لیے وسعت پیدا کر دی اور فرمایا:

وَإِنْ يَتَفَرَّقَا فَعَلَى اللَّهِ كَلَامٌ سَعِيدٌ ... 130 ... سورة النساء

(اور اگر وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کر دے گا۔) (ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ)

(۔ صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث [1]4398)

(۔ حسن سن ابی داؤد الحدیث [2]2193)

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 469

محدث فتویٰ

